بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سچ

راستی موجب رضائے خداست

قیمت سالانہ: ۔ ۔
بیرون ہند ۔ شلنگ

قیمت ششماہی ۔ ۔
فی پرچہ ار

نمبر | (۱۷ شوال المکرم) سنہ ۱۳۴۴ھ (۳۰ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء) | جلد ۲

سچی باتیں

حضرت اکبر الہ آبادی اس زمانہ کے مشہور شاعر تھے۔ انکا ایک شعر ہے

ہم کوئی روش کے طلبے جا رہے ہیں
باتیں تو بہت ہیں، گھر کرتے رہے ہیں۔

آپ کے نزدیک یہ محض شاعری ہے؟ یا اس شعر کا مضمون کچھ درست بھی ہے؟ خود آپ کے گھر کا جائزہ آپ کو کیا بتاتا ہے؟ مسلمانوں کا گھر آج آباد ہو رہا ہے! یا اجڑ رہا ہے؟ آپس میں اتحاد و اتفاق قائم ہوتا جاتا ہے، یا روز بروز نفاق اور بڑھتا جاتا ہے؟ مذہبی زندگی آپ میں پیدا ہوتی جاتی ہے، یا اور مٹتی جاتی ہے؟ اپنے پروردگار سے آپ نزدیک مانوس ہوتے جاتے ہیں، یا اور دور و نامانوس ہوتے جاتے ہیں؟ آپ کی اولاد کے اخلاق بہتر ہوتے جاتے ہیں، یا اور بگڑتے جاتے ہیں؟ دنیا پر آپ حاکم ہوتے جاتے ہیں، یا اسکے برعکس دنیا آپ پر غالب آتی جاتی ہے؟ شراب خوری، چھچھوراپن، سود خواری، خود بینی و خود نمائی کی بیماریاں گھٹ رہی ہیں، یا انکا زور اور بڑھ رہا ہے؟ دل ایک دوسرے کی جانب جھک رہے ہیں، یا ایک دوسرے کی طرف سے ہٹ رہے ہیں؟

آپ کہتے ہیں، کہ ترقی کا اندازہ مادی دنیا کے واقعات سے کرنا چاہیے۔ بہتر ہے، زندگی کے روحانی و اخلاقی پہلوؤں سے قطع نظر کیجیے، اور جانچ اور اندازہ کے لیے صرف مادی و معاشی زندگی ہی کو پیش نظر رکھے۔ آپ یہ دیکھئے کہ ہیضہ، طاعون، چیچک، انفلوئنزا، اور دوسری وبائیں گھٹتی جاتی ہیں یا اور زیادہ پھیلتی جارہی ہیں؟ بڑی بڑی ایسی ہی بیماریاں ناپید ہوتی جاتی ہیں یا روز نئی بیماریاں ظہور میں آتی جاتی ہیں؟ انسانی عمر بڑھتی جاتی ہے یا گھٹتی جاتی ہے؟ آپ خود اپنا ذاتی مشاہدہ آپکو کیا بتاتا ہے؟ نوجوانوں کی آنکھیں اپنی کثرت سے عینک کی محتاج ہیں، کیا ہمیشہ سے ایسی ہی تھیں؟ ملک کی آبادی گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟ نئے نئے قسم کے جرائم روز بروز پیدا ہوتے جاتے ہیں یا صورت حال اسکے برعکس ہے؟ سینما کی ایجاد سے جرائم کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے یا تنزل؟ نئی نئی ایجادوں کے وجود سے خانگی زندگی کی راحتوں اور مسرتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، یا مصیبتوں اور تکلیفوں میں؟ موٹروں، ریلوں، جہازوں، اور ہوائی جہازوں کے حادثات انسانی زندگیوں کو تلخ و پر حسرت بنا رہے ہیں، یا مسرور و خوش نصیب؟ معاش کی طرف سے بے اطمینانی پھیلتی جا رہی ہے، یا رفع ہو رہی ہے؟ ضروریات زندگی کی گرانی جیسی اب ہے، کیا ہمیشہ ایسی ہی رہی ہے؟ مفلسی و تہی دستی کے روزانہ تماشے جو آج بکثرت نظر آرہے ہیں، کیا ہر زمانہ میں ایسے ہی ہوتے آئے ہیں؟ بینکوں کے دیوالے نکل جانے، تجارتوں میں ٹوٹا پڑنے، اور کمپنیوں کے یکایک بیٹھ جانے، اور پھر انکے نتیجہ کے طور پر دیوانگی اور خود کشی کے واقعات جس کثرت کے ساتھ آج دنیا روشناس ہو رہی ہے، کیا یہ صورت ہمیشہ سے قائم ہے؟

کیا آپ اس صورت حال پر رضامند اور مطمئن ہیں؟ اگر نہیں، تو کیا پھر کوئی فرض آپ کے ذمہ عائد نہیں ہوتا؟ کیا اسکے دور کرنے، یا کم از کم اسکی تلخیوں کے کم کرنے کی کوشش کرنا آپ کے خیال میں غیر ضروری

ہے؟ دوسرے نہیں نہ سہی، تو اس سے خود اپنے تئیں بچانے کی کوشش کرنا کیا آپ کے نزدیک، بغاوت ہے، جرم ہے، بے عقلی ہے؟

"سچ"

جیب پر بار

آپ کو علم ہے، کہ ہر سال آپ کی سرکار آپ سے کتنا وصول کرتی رہتی ہے؟ اور اس میں کتنا حصہ، آپ کی تعلیمی، معاشی، زراعتی، تجارتی اور دوسری اہم ضرورتوں کو چھوڑ چھاڑ کر، آپ کے فرضی دشمنوں اور خیالی حملہ آوروں سے آپ کو بچانے کے لیے گولہ بارود کی خریداری، قلعوں اور رسالوں کے اینٹ چونے اور سواروں اور پیادوں کی تنخواہوں پر خرچ کرتی ہے؟

۲۶-۱۹۲۵ء میں ہندوستان کا جو بجٹ شائع ہوا تھا، اس میں سرکار کی کل آمدنی ۱۳۱ کروڑ ۲۰ لاکھ دکھائی گئی تھی، اور اس میں سے مصارف فوج کی میزان ۶۰ کروڑ ۲۰ لاکھ تھی! ۲۷-۱۹۲۶ء کا جو بجٹ تیار ہوا ہے، اس میں کل آمدنی کی میزان ۱۳۲ کروڑ ۳۴ لاکھ دکھائی گئی ہے، اور ہندوستانی ارکان کونسل کی مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود، فوجی بجٹ کے لیے ۵۴ کروڑ ۰۰ لاکھ کی رقم الگ کر دی گئی ہے! گویا پچھلے سال فوجی مصارف کا، کل بجٹ کے مقابلہ میں، فی صدی تناسب ۴۵ رہا، اور اس سال، بہت گھٹ گھٹا کر بھی ۴۱ ہے! آپکی زراعتیں اگر پامال ہو رہی ہیں، تو ہوتی رہیں، آپ کی صنعتیں اگر مٹتی جا رہی ہیں، تو مٹنے دیجیے، آپ کی تجارت اگر ٹوٹے میں آتی رہتی ہے، تو آنے دیجیے، آپ کو اگر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے سامان ناکافی ہونے کا شکوہ ہے، تو ہو، آپ کے خیال میں اگر شہروں میں صفائی وغیرہ کے انتظامات ناقص ہیں، تو آپ کو اپنا خیال مبارک رہے، بہرحال آپ کی عدل شعار رعایا پرور سرکار یہ گوارا نہیں کر سکتی، کہ آپ کی جان شیریں کو آپ کے اندرونی دشمنوں، اور بیرونی حملہ آوروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دے، وہ یقیناً آپ کی حفاظت کے لیے بارود اور کارتوس باہر سے منگائے گی، توپیں اور گولے ڈھلوائیگی، اور جاہل و سیہ فام پیادوں کی سرداری اور افسری کے لیے سفید فام و اعلیٰ تعلیم یافتہ کپتانوں اور میجروں، کرنیلوں اور جرنیلوں کی پوری فوج بڑے سے بڑے گرانقدر مشاہرہ دے کر اپنے ملک سے بلا کر رکھیگی!

اس پر نہ جائیے، کہ آزاد ممالک اپنی حفاظت کے لیے اپنے بجٹ کا کتنا حصہ اپنے اوپر خرچ کرتے رہتے ہیں! یہ نہ دیکھیے، کہ امریکہ جیسا ذی شان ملک ۱۰ء۰ فی صدی سے زیادہ اپنے محکمۂ جنگ پر نہیں خرچ کرتا! اس سے قطع نظر کیجیے، کہ برطانیہ باوجود اپنے جنگی جہازوں اور طیاروں کے صرف ۱۳ء۱ فی صدی میں اپنی تمام فوجی ضرورتیں پوری کر لیتا ہے! فرانس اور سوئزرلینڈ کی مثالوں سے دھوکا نہ کھائیے، کہ وہ علی الترتیب ۱۰ء۱۰ اور ۹ء۱۰ فی صدی ہی اپنے محکمۂ جنگ کو عطا کر دیتے ہیں! اور پھر یہ حجت بھی نہ پیش فرمائیے، کہ اٹلی اور بلجیم، اس مد میں صرف ۹ فی صدی سے کچھ اوپر اٹھا کر اپنا گذر کر لیتے ہیں! دوسروں کی مثالوں سے دھوکے میں نہ آئیے، ملک بینی سے سروکار نہ رکھیے، صرف "آپ بیتی" کہیے، اپنے اخبارات کے بہکانے میں نہ آئیے، اپنے ارکان کونسل کی چیخ پکار پر کان نہ دھریے، اور خلوص قلب، و صدق نیت کے ساتھ اپنی آمدنی کا ۴۱ فی صدی اور ۴۲ء۰ فی صدی نہ صرف اپنی جان بلکہ اپنی زندگی کی حفاظت پر بخوشی، اور سیلاب، طاعون اور ہیضہ، چیچک اور ملیریا کے حملوں، اور جلیانوالہ باغ کی گولیاں کھاتے اور ٹھوکروں سے تلیوں کے پسنے کے بعد بھی ختم نہیں ہو جاتیں، اٹھاتے اور لٹاتے رہیے!

دنیا کی تاریخ میں یہ واقعہ بھی یادگار رہیگا، کہ ایک غیر قوم، ایک ملک میں تجارت کی غرض سے قدم رکھتی ہے، رفتہ رفتہ اس ملک پر قبضہ کر کے اس ملک کے باشندوں کی سرکار بن جاتی ہے، اور اپنے غلاموں کو ہتھیاروں کے استعمال کے ناقابل پاکر ان سب سے ہتھیار چھین لیتی ہے۔ یہ غلام، جاڑوں کی کڑکڑاتی راتیں آسمان کے سایہ میں گذار کے، گرمی کی جھلجلاتی دھوپ میں کھیتوں میں جل جلا کے، کبھی کبھی وقت آدھے آدھے پیٹ کی خوراک پر بسر کر کے، جو کچھ نذر کرتے ہیں، اسکا بڑا حصہ، انکی محبوب و چارہ ساز سرکار، بجائے انکی تن پوشی کے سامان کے، بجائے انکی جہالت دور کرنے کے، بجائے انکی مفلسی رفع کرنے کے، غایت لطف و مروت سے کام لے کر، ان قلعوں اور خندقوں، ان ٹنکوں اور جہازوں کی حفاظت کے لیے ایک عالیشان فوج جرار بھرتی کرنے پر صرف کر دیتی ہے!

"سچ"

(بقیہ صفحہ ۷)

(۲) قتل مرتد۔ از مولانا ابو الجلال ندوی۔ ضخامت ۲۴ صفحے۔ ملنے کا پتہ:۔ مطبع حکیم برہم۔ گورکھپور۔

سال ڈیڑھ سال ادھر، قتل مرتد کی بحث ہندوستان کے اسلامی اخبارات میں بڑے زور و شور سے جاری تھی۔ علما کا بڑا گروہ مرتد کے قتل کو واجب بتاتا ہے، اور پھر ارتداد کا دائرہ بھی اس قدر وسیع کر دیتا ہے، کہ کلمہ گو گروہ بھی اسکے اندر آجاتے ہیں۔ شریعت اسلام پر گہری نظر رکھنے والوں کی ایک جماعت قلیل کا نظریہ، اس سے مختلف ہے: یہ کہ سزائے قتل، ارتداد کی نہیں، حرب کی ہے، ہر مرتد کے لیے نہیں، بلکہ ہر محارب کے لیے ہے، ان اشخاص کے لیے نہیں، جو محض اپنا عقیدہ تبدیل کر دیتے ہیں، بلکہ انکے لیے جو آئین اسلامی، نظام اسلامی کے خلاف جنگ شروع کر دیتے ہیں۔ مولوی ابو الجلال ندوی بھی اسی آخری گروہ کے ہم خیال ہیں، انھوں نے اس رسالہ میں قرآن، حدیث، و فقہ، تینوں کی روشنی میں قتل مرتد پر ایک معقول اور سلجھی ہوئی بحث کی ہے۔ دلائل اگرچہ ایسے نہیں، جن سے مخالف کی پوری تشفی ہو جائے، تاہم رسالہ عجیب، متین، اور بصیرت افروز ضرور ہے، اور مسئلہ کے موافقین و مخالفین دونوں کو اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔

الخلافت

۵۔ فروری کے پرچہ میں مولوی برکت اللہ صاحب بھوپالی کا خط شائع ہوا تھا جس میں انھوں نے اطلاع دی تھی کہ انکی انگریزی تصنیف الخلافت جسے گذشتہ سال حج میں تقسیم کیا گیا تھا فروخت کی غرض سے دفتر سچ کیلئے روانہ فرما رہے ہیں۔ اب یہ کتاب آگئی ہے۔ جو انگریزی داں ناظرین حج مسئلہ کے مستقبل سے دلچسپی رکھتے ہوں ایک نسخہ طلب فرمائیں۔ قیمت ۸/

منیجر سچ۔ لکھنؤ

جھوٹا دعوے

(از عبد الماجد)

بہت سی دعوے جو کھوکھلا بنے ہوئے ہیں، انکی پہچان کچھ دشوار نہیں۔ فطرت کے قائم کیے ہوئے نظام سے جن کو لگاؤ ہوا نکا ہے، انہیں ہر شخص جان سکتا ہے۔ یہ لوگ نہ خود اپنی حالت کو چھپاتے ہیں اور نہ کسی کو انکے بارے میں دھوکا کھانا چاہیے۔ انکا انکار، انکا کفر، انکی بےدینی، انکی سرکشی کوئی راز نہیں۔ لیکن ان کھلے ہوئے منکروں کے علاوہ ایک اور گروہ بھی ہمیشہ موجود رہا ہے، جو اپنے تئیں سچے دینداروں کا پیرو ظاہر کرتا ہے، جو راہ حق پر چلنے کا دم بھرتا ہے اور جسکا دعوے ہے کہ اس نے حق کی پکار کو سنا اور قبول کیا، اور اسکے مطابق عمل کر رہا ہے۔ یہودیوں، مسیحیوں اور مشرکوں، بہت فرقوں کو یہی دعوے ہے کہ وہ عبدیت اور عبادت کے سیدھے راستہ پر ہیں۔ اور ہمیں تمہیں مسلمان کہلانے والوں کی بھی ایک بڑی جماعت محض اپنے کو کسی طرح اُسی سیدھے سبق ظاہری رسموں کو ادا کر لیتی ہے، اپنے تئیں مخلص مسلموں اور سچے مومنوں کے دائرہ میں شامل کرتی ہے، حالانکہ یہ سب سب پروردگار عالم کے بنائے ہوئے راستے سے بہت دُور پڑے ہوئے ہیں۔ قانون ربانی کی محفوظ و غیر منسوخ کتاب میں اس بد نصیب گروہ کی حالت پر بھی خاص توجہ کی جاتی ہے، اور ارشاد ہوتا ہے، کہ بھلا ایسوں کے حال پر بھی کبھی نظر کی ہے، جو دینداری کے لفظی دعوے کے باوجود دین سے بے تعلق ہیں؟ ایسے لوگوں کو بھی پہچانا، جو زبان سے راہ حق پر چلنے کا دم بھرتے رہتے ہیں، لیکن ان کا عمل پیام حق سے انکار ہے، انکی سیرت دین فطرت کی تردید ہے[۱] اور ان کی زندگی شریعت الٰہی کی تکذیب ہے؟ ارایت الذی یکذب بالدین۔

پروردگار عالم کے اوصاف میں سب سے زیادہ غالب و نمایاں صفت، اسکی شان ربوبیت اور رحمانیت ہے۔ وہ بیکسوں کا سہارا دینے والا، مظلوموں کا نوازنے والا، اور غریبوں کا سرفراز کرنے والا ہے۔ اسکی فرماں برداری اور پرستاری کے معنی یہ ہیں، کہ یہی وصف، امکان بھر اپنے میں بھی پیدا کیا جائے[۲] اور جس حد تک بھی ممکن ہو، زندگی کو دوسروں کی ہمدردی و غمخواری، غمگساری و چارہ سازی، امداد و دستگیری کے لیے وقف کر دیا جائے۔ چنانچہ اُسکا سب سے بہتر بندہ، اور سب سے بڑا پرستار، جو دنیا میں گذرا ہے، اُسکی زندگی نہ خود اپنی ذات کے لیے تھی، نہ اپنے خاندان کے لیے تھی، نہ اپنے قبیلے کے لیے تھی، نہ اپنی قوم کے لیے تھی، بلکہ ساری کائنات کے لیے تھی، اور اسکی ذات، سارے عالم کے حق میں رحمت بن کر رہی۔ یہی نمونہ ہر مسلم کی زندگی کے لیے ہے۔ جس طرح اُس کا آقا، ساری مخلوقات کا "رب" ہے، ٹھیک اُسی طرح ہر سچے مسلم اور مخلص فرماں بردار کے وجود کی غرض، ساری مخلوقات کی خدمتگذاری ہے۔

اور ہر ضعیف کی دستگیری، اور ہر ناتوان کی حاجت روائی۔ دینداری کے دعویوں کی سب سے نمایاں اور بڑی پہچان یہی ہے، کہ ان کا عمل اسی رویہ کے مخالف اور کردار اسی غایت زندگی کے منافی ہوتا ہے، انکا اپنا رشتہ پیٹ ہی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، انہیں کی طرف سے وہ توجہ دیتے ہیں، ان کا سب سے بڑھ کر رحم و کرم بے نواؤں، بیکسوں اور شکستہ حالوں سے زیادہ دور نظر آتا ہے، انہیں کی طرف سے انکے دلوں کے گوشہ میں جگہ نہیں ہوتی۔ یتیم بچہ، مفلوک، بیکس، اور شکستہ حال کی تصویر اُسکا والی و وارث صرف رب العالمین ہوتا ہے، اُسکے سچے پرستاروں اور بندوں کے لیے، اپنے میں پرتو شان ربوبیت و رحمانیت کے ثبوت دینے کا موقع ہوتا ہے، محتاجوں اور بیواؤں کی حاجتیں پوری کرنا، انکی خدمت دعویدار اسلام کے لیے فرضوں سے بڑھکر فرض، اور واجبوں سے بڑھکر واجب ہے۔ لیکن دینداری کے جھوٹے دعویداروں کا ثبوت ٹھیک انہیں پر آ کر کھل جاتا ہے۔ آسمانی بادشاہت کے قانون میں، اساسی اور بنیادی دفعہ یہی یتیم نوازی، مسکین پروری، اور مخلوقات خدا کی خدمتگذاری ہے۔ دینداری کا جھوٹا دعویدار، اسی اساسی و بنیادی قانون سے بغاوت کرتا ہے۔ انکے ہاں عزت ہوتی ہے، تو خود انکے ہمسروں اور ہمچشموں کی، انکے خاطر داریاں ہوتی ہیں، تو انکی جو دنیوی وجاہت و ثروت کے حصہ دار ہیں۔ بیکس یتیموں، فاقہ کش مسکینوں، اور ننگے بھوکے محتاجوں کے لیے دربار میں گنجائش ہوتی ہے نہ انکے دل میں جگہ۔ فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین۔

بغاوت کے جرم کا کوئی کفارہ نہیں۔ آسمانی بادشاہت کے اہم اور بنیادی قانون کے توڑنے کی تلافی، کوئی طاعت، کوئی عبادت نہیں کر سکتی۔ اتنے بڑے باغی کا دعوے وفاداری جھوٹ ہی ہو سکتا ہے۔ عبادات ہوں یا طاعتیں، نماز ہو یا روزہ، مقصود بالذات ان میں سے کوئی بھی نہیں، مقصود صرف یہ ہے، کہ نفس میں شکستگی، قلب میں انابت، دل میں عبدیت کا احساس پیدا ہو، خود بینی کی جگہ خدا بینی، اور انانیت کی جگہ خدمت وجود میں آئے۔ جب یہ مقصد ہی سرے سے حاصل ہی نہ ہوا، نفس پر انانیت اور بیدردی، بدستور غالب رہی، تو عبادتوں کو محض رسم سمجھ کر محض انکی ظاہری شکلوں اور صورتوں کے ساتھ ادا کر دینے کے معنی ہی نہیں، بلکہ ان رسموں کی ادائی، بجائے نفسانیت کو ضعیف کرنے کے، الٹا اسے فرض و طاعت گزاری کا احساس پیدا کر کے، اسے اور مضبوط کرنے لگتی ہے۔ زاہد خود بین اور عابد ریائی کو اس کی پروا نہیں کہ اُس نے کس نیت سے، کس خلوص قلب کے ساتھ، کس عاجزی کے ساتھ، اللہ کی بتائی ہوئی کوئی عبادت کی، بلکہ وہ محض رکعتوں کی تعداد اور سجدوں کی گنتی کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ روزہ کا مفہوم یہ نہیں، کہ صبح سے شام تک روزے دار کھانا پینا ترک رکھے، اور نماز کے یہ معنی نہیں کہ خاص ہیئت کے ساتھ چند بار جھک لیا جائے، یہ تو وہ اعمال ہیں، جن سے مقصود یہ ہے کہ دل خاکساری و فروتنی کے جذبات سے معمور ہو، نفس میں پاکیزگی و شکستگی پیدا ہو جائے، روح کی طاقتیں بیدار ہوں۔

---

[۱] استفہام معناہ التعجب۔ (بیضاوی) الہمزۃ للمبالغۃ فی التعجب من حال ہذا المکذب بالدین۔ (مدارک) ہل عرفت الذی یکذب بالجزاء ... (الکشاف) الخطاب للرسول علیہ السلام او لکل من یتاتی منہ الرؤیۃ ... (روح المعانی) ... اہل العلم ... یکذبون فی الاخلاص ...

[۲] تخلقوا باخلاق اللّٰہ (حدیث) ...

جمعیت تمام برائیوں سے رک جائے، بدی و بدنفسی کی اصلاح ہو جائے، اور فرد کی حریت، عالم کی کلفت میں کم ہو جائے۔ اگر نماز روزہ سے یہ مقصد حاصل نہ ہوا، اگر ان مقصدوں کے حصول کی نیت سے یہ عبادتیں ادا ہی نہیں کی گئیں۔ اگر یہ غرض پیش نظر رکھی ہی نہیں گئی، تو ایسی نماز و روزہ سے موسوم کرنا اسی حد تک درست ہو سکتا ہے، جیسے کوئی شخص تصویر میں نماز کی نقل کرے، اور اس پر اجر کی توقع رکھے! ایسی نمازیں، جو بغیر صحیح غرض کے لحاظ رکھے ادا کی جائیں، ایسی نمازیں جو بغیر خلوص نیت کے، پڑھی جائیں، ایسی نمازیں، جن کے ادا کرنے میں انکے ارکان و شرائط کی جانب سے کچھ غفلت ہو، سراسر لاحاصل، بیکار بلکہ اپنے ادا کرنے والوں کے دلوں میں نمائش و نمود و ریا کے جذبہ کو ترقی دے کر انکے لیے اور باعث وبال و موجب حرمان ہو کر رہیں گی۔ فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون ٥۔

ایسے نمازیوں کا مقصد ایک اوپری رسم پوری کرنا، بجز اسکے کہ اپنے دوستوں ساتھیوں، اور گرد و پیش والوں کے دلوں میں اپنی عظمت و ہیبت کا اثر پیدا کر دیں، بجز اسکے کہ اپنے جذبۂ نام و نمود کو تسکین دے لیں، اور کیا ہو سکتا ہے۔ انکی نمازیں خدا کے لیے نہیں، دنیا کے لیے، انکی عبادتیں پروردگار کے لیے نہیں، برادری والوں کے لیے، انکے رکوع رضائے الٰہی کے لیے نہیں، بلکہ مقبولیت خلائق کے لیے، انکے سجدے انکی اصلاح نفس کے لیے نہیں، نمازی و عابد کی شہرت حاصل کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ الذین ہم یراءون •۔

ان جھوٹے دعویداروں، ان نمائشی نمازیوں، ان ریاکار عابدوں کو کیا پروا کہ اسکی کیا پروا ہو سکتی ہے، کہ انکے دینی بھائیوں پر دنیا کے مختلف گوشوں میں کیا گزر رہی ہے، اسکی فکر انھیں کیوں ہونے لگی کہ عالم اسلامی کن دور سے گزر رہا ہے، اسکی تڑپ انکے دل میں کیوں پیدا ہونے لگی کہ انکے خدائے واحد کی پرستش کرنے والے، اور انکے رسول برحق کا کلمہ پڑھنے والے کس حال میں بسر کر رہے ہیں۔ انکی خود غرضی اور انکی تنگدلی تو اتنی بڑھی ہوئی ہے، کہ روزمرہ کی ضرورت کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی اگر کوئی انسے عاریت طلب کرتا ہے، تو انکے دلوں پر بل، اور پیشانیوں پر بل آ جاتا ہے، یمنعون الماعون •

اللہ پاک کی ربوبیت، سارے سلسلۂ موجودات پر وسیع، اور اسکی رحمت کی تمام صفات پر حاوی و غالب ہے۔ اللہ کا رسول سارے عالم کے حق میں رحمت بن کر آیا۔ اللہ کا کلام ساری دنیائے انسانیت کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ کا دین ساری مخلوق کے لیے ایک پیام صلح و آشتی ہے۔

اسکی شریعت، سب کی یکساں خدمت گزاری کے لیے ہے۔ اسکا قانون سب کی ہمدردی و محبت کا سبق دینے کے لیے نازل ہوا ہے۔ جو لوگ اس اصول حقیقت کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں، اس کھلی صداقت کی جانب سے غافل ہیں، وہ اللہ کے دین سے، اللہ کی شریعت سے بیگانہ ہیں۔ اگر چہ انکی زبانوں پر دینداری کے دعوے، اور جبینوں پر سجدوں کے نشان ہوں۔ اسلام، دنیا کے حق میں پیام رحمت ہے، اُسے تنگدلی کے قالب میں ڈھالنا، اسکی حقیقت کو مسخ کر دینا ہے۔ اگر ہم اپنے یتیموں اور معاہدوں کے حقوق پہچانتے رہتے اگر انکے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ رکھتے، اگر ساری قوم میں ہمدردی، یکجہتی کی روح موجود ہوتی، اگر ہم اپنی نمازوں اور عبادتوں میں خلوص نیت ملحوظ رکھتے ہوتے، اگر ہماری عبادتیں منشائے عبادت و حقیقت طاعت کے مطابق ہوتیں، اگر آج ہم میں سے ہر شخص زکوٰۃ باقاعدہ نکالتا رہتا، اگر ہم میں سے ہر فرد اپنے مال کو اپنے بھائیوں کے لیے وقف رکھتا، اگر آج ہمارے قومی چندوں اور ہمارے قومی بیت المال کا نظام مرتب و مکمل ہوتا، تو دین و آخرت کا سوال الگ رہا، کیا دنیا بھی پوری طرح ہمارے قدموں پر نہ ہوتی؟

چند اور تعزیت نامے

مرحوم عبدالرحمن کی تعزیت کا سلسلہ برابر جاری ہے، پچھلے نمبروں میں جن حضرات کا ذکر آ چکا ہے، انکے علاوہ بھی کثرت حضرات کی جانب سے، ملک کے مختلف گوشوں سے پیامات تعزیت وصول ہوئے، اور متعدد اخبارات نے ماتم شایع کیا۔ چند مختصر اقتباسات :۔

مولانا عبدالباری ندوی (عثمانیہ یونیورسٹی، دکن) :۔

"حادثہ کی اطلاع سب سے پہلے ہمدم سے ملی۔ اخبار ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ سکتہ سا طاری ہو گیا۔ تعزیت کے الفاظ کہاں سے لاؤں۔ اپنی معنوی خوبیوں کے لحاظ سے نہ صرف ندویوں میں ایک بالکل نئی ہستی تھے، بلکہ ایسے صحیح علما اب مسلمانوں میں نظر نہیں آتے۔ مرضی الٰہی کا اقتضا یہی تھا، کہ ہم لوگ ان سے زیادہ مستفید نہ ہوں"

مولانا محمد سلامت اللہ فرنگی محلی :۔

"ہم لوگوں کو اپنے ایک قوت بازو کے جدا ہونے کا جو رنج ہے اسے خدا ہی خوب واقف ہے۔ لکھنؤ ایک قابل و مستعد کارکن سے محروم ہو گیا، اسکی تلافی ناممکن ہے"

مولانا محمد اعظم فرنگی محلی :۔

"آپ کرم نے جو صدمہ جانکاہ پہونچایا، وہ احاطہ تحریر میں نہیں آ سکتا۔ یہ صدمہ دیا ہے، کہ اسکی تلافی ممکن ہی نہیں"

مولوی ریاست علی ندوی، رفیق دار المصنفین (اعظم گڑھ) :۔

"یہ حادثہ صرف کرام اور ندوہ کے لیے جانگداز نہیں، یہ ملت اسلامیہ کا حادثہ ہے"

مولوی محمد امین صاحب (بھوپال) :۔

"یہ سانحہ حقیقۃً ایک قومی سانحہ ہے ..... کس طرح اور کن الفاظ میں تعزیت کی جائے"

مولانا سید سلیمان صاحب (ندوی) دار المصنفین، اعظم گڑھ) :۔

"خبر مرگ نے ہماری جماعت پر صاعقہ گرا دیا۔ بذریعہ تار لکھنؤ سے اطلاع

---

٥ عن مجاہد، ساہون لاہون (ابن جریر) عن قتادہ، ساہون، غافلون (ابن جریر) غافلون غیر مبالین بہا (بیضاوی) یتہاونون بہا و یتغافلون عنہا (بحر) [illegible] (ابن کثیر)

• یرون الناس اعمالہم لیروہم الثناء علیہم (بیضاوی)

• یمنعون [illegible] فی الصلوۃ (بیضاوی) ... الماعون ... عن سعید بن المسیب قال الماعون بلسان قریش المال (ایضاً) عن سعید بن جبیر قال الماعون العاریۃ (ایضاً) عن ابن عباس ہو العاریۃ (ایضاً) عن مجاہد نحوہ (ایضاً) عن ابن عباس ہو متاع البیت ... الماعون کل ما یستمتع بہ ... عن قتادہ و الحسن ... الزکوٰۃ المفروضۃ (ابن جریر)

کی۔ کیا کہیں قلب پر کیا عالم گزرا، تمام کام چھوٹ گئے ..... مرحوم صرف آپ کا فرزند نہ تھا، ہم سب کا عزیز تھا، خدا کا ہر شب جس نے کو برا دیا .... ان کا حسن و کمال، ان کا تقویٰ، ان کی روشن خیالی، ان کی استقامت، ان کی سادگی کن چیزوں کو یاد کروں:

مولانا محمد شفیع، فرنگی محل:-

"مجھ میں نہیں آتا، کہ اپنے دوست مولانا عبدالرحمٰن مرحوم کی تعزیت آپ سے کروں یا خود اپنے سے، یا تمام مسلمانوں سے ..... معلوم نہیں خدا کو کیا منظور ہے، کہ ایسے لوگوں کو زیادہ زمانہ تک دنیا میں نہیں رکھتا"

مولانا مسعود علی ندوی، دارالمصنفین، اعظم گڈھ:-

"خداوند، ہم لوگوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ ہماری جماعت میں، بلا استثنا، مرحوم سے بہتر کوئی شخص نہیں تھا۔ مذہبی روشنی کے ساتھ عمل میں جو تشدد تھا، اس کی مثال اب تک مجھ کو دوسری نہیں ملی ..... افسوس یہ ہے، کہ مرحوم قوم و ملک کے لیے جس قدر کارآمد تھے، اس کا علم شاید دو چار آدمیوں کو ہو۔ اخبارات نے جو کچھ لکھا اس سے تکلیف ہوئی۔"

اور جن بزرگوں نے پیامات تعزیت روانہ فرمائے ہیں، اُن کی تعداد اتنی زیادہ ہے، کہ سچ کی مختصر صفحات، اُن کے اقتباسات کے لیے بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ ان حضرات میں سب سے قابل ذکر، نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی (حیدرآباد دکن)، مولانا سید علی زینبی (مدرسۂ فرقانیہ، لکھنؤ)، مولانا ابوالقاسم سیف (بنارس)، اور میر نیرنگ صاحب (انبالہ) کے اسمائے گرامی ہیں۔ دلی جانشین حضرت شیخ الہند جناب مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ کی تحریر، تبرکاً و تیمناً، بجنسہ درج کی جاتی ہے، جو مرحوم کے چچا مولوی محفوظ الرحمٰن صاحب کے نام ہے:-

"محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مبارک والا نامہ سلہٹ سے واپسی ہو کر آج یہاں ملا، مجھ کو ۱۰ مارچ کو جلسے میں دہلی میں مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے پہونچا تھا، جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی سے اس واقعۂ جانکاہ کی اطلاع ہوئی تھی، اور پھر بذریعہ مولانا سلیمان صاحب کلکتہ میں جمعیۃ العلما کے اجلاس میں اور بھی تفصیلات معلوم ہوئیں۔ مرحوم کے انتقال پر وہ مجھکو سخت صدمہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے نوجوان جامع شعب (؟) الکمالات کی جدائی پر جس قدر بھی کف افسوس ملا جائے، و جتنا بھی آنسو بہایا جائے سب کم ہے۔ ایسے ہونہار اور کامل شخص کا مفقود ہو جانا فقط ایک خاندان ہی کو نقصان نہیں پہونچاتا بلکہ تمام ملک اور قوم کے لیے جانکاہ مصیبت کا سانحہ پیش کرتا ہے۔ افسوس جبکہ قوم میں قحط الرجال کی سخت مصیبت ہر طرح کے تنزل کو پیدا کر رہی تھی ایسے عدیم النظیر کے ارتحال کی خبر آ دی۔ فالی اللہ المشتکی۔

جبکہ عام طور سے قدر دان اپنے اور قوم کے لیے ایک نہایت عظیم الشان مصیبت کا اندازہ کر رہے ہیں تو آپ حضرات کو تو جو کچھ بھی صدمہ پیش آئے وہ کسی طرح بھی کم نہیں ہو سکتا۔ مگر میرے بزرگ اور میرے آقا یہ جست (؟) خداوندی آپ کو اور آپ کے خاندان کو اماناتاً دی گئی تھی۔ صاحب امانت نے اپنی امانت لے لی آپ سب حضرات کے لیے بلندی درجات ہوگی۔ اس لیے شکر کا مقام ہے۔ جو وقت صدمہ و داغ مرحوم سے جدائی کے حزن و ملال میں صرف کیا جائے بجائے اس کے یہ زیادہ بہتر ہے کہ مرحوم کے لیے دعوات صالحہ اور ایصال ثواب قرأت قرآن، تسبیح، استغفار، تہلیل وغیرہ میں صرف ہو، تاکہ مرحوم کے لیے مزید انعامات کے حصول کی نوبت آئے۔ خداوند کریم کا شکر ادا کیا جائے کہ حسب ارشاد "لئن شکرتم لازیدنکم" نعم البدل عطا کیا جائے۔ صبر و استقامت کا گراں بار جامہ اُٹھایا ہے جو کہ آپ کے عالی خاندان کا شیوہ ہے۔ میرا وعدہ تھا کہ اور قطعی وعدہ تھا کہ حسب ارشاد مرحوم مغفور دو تین روز کے لئے ... میں حاضر ہونگا جسکا اصرار بھی مرحوم نے متعدد دفعہ فرمایا تھا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ میں واقعات زمانہ کی بنا پر اس وعدہ کو پورا نہ کر سکا۔ یہ نہ معلوم تھا کہ اس قدر جلد مرحوم سے جدائی ہو جائے گی، ورنہ دیگر امور کو موخر کر کے امتثال امر کو مقدم کرتا۔ افسوس کہ اب کس حسرت سے مرحوم کے دولتکدہ کے قصد کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ مجھ کو سخت افسوس و شرمندگی ہے۔ ایک عرصہ تک کلکتہ میں ساتھ رہنا ہوا تھا مگر بدنصیبی سے میں حقوق رفاقت ادا کرنے سے قاصر رہا۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے خاص لطف و کرم سے نوازے اور پسماندوں کو صبر جمیل اور اجر جزیل کا دارین میں مورد بنائے۔ آمین۔ اُنکے متعلقین سے بادب الفاظ تعزیت عرض کر دیں۔ میرے بزرگ اس صدمہ میں فقط آپ ہی حضرات مبتلا نہیں ہیں بلکہ قوم کے اکثر واقف کار حضرات آنسو بہا رہے ہیں۔ دعا سے مدد فرمائیں۔ والسلام

ننگ اکابر		حسین احمد غفرلہ

محرم اور اسلام

نمبر (۲۱)

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی

"منشی سلیم اللہ نے درباب تعزیہ و مولود کے دریافت کیا۔ آپ نے لکھ دیا کہ تعزیہ بنانا ناجائز، اور بنانے والا اسکا فاسق ہے"

(کمالات رحمانی مرتبہ مولوی تجمل حسین بہاری، ص ۱۲۵)

"آپ نے مسجد میں عبادت خدا کا عزم کیا، تو مسجد کی بغل میں تعزیہ بھی رہتا تھا، آپ نے جوش شریعت میں آکر آگ لگا دی۔" (ایضاً، ص ۱۲۱)

"تعزیہ داروں کے باب میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ یہ فاسق اور جہنمی ہیں۔"
(ایضاً ص ۷۳)

"ہر چند مرادآباد کے تعزیہ پرست باشندوں کو آپ کی اقامت گوارا نہ تھی ... لیکن آپ نے استقلال سے کام لیا ..... پہلے آپ نے مسجد کو ملاحظہ کیا، خدا کا گھر یہ کچھ عجب بیکسی پر تھی۔ اندرونی حصہ میں اس کثرت سے تعزیے رکھے تھے کہ ایک سجدہ کی جگہ باقی نہ تھی ..... آپ نے تعزیے مسجد سے نکال کر علیحدہ کر دیئے ..... اور خدا کی عبادت میں معروف ہو گئے۔ مرادآباد کے تعزیہ پرست باشندوں کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی، آپ کو ملال پہونچایا۔" (مصباح العاشقین، مرتبہ سید ظہور احمد جلالی، ص ...)

سود خواری

(از مولانا احسان اللہ عباسی صاحب وکیل گورکھپوری)

سود کے منع ہونے کی کئی وجوہ غور کرنے سے سمجھ میں آتی ہیں

اول یہ کہ سود پر روپیہ دینا مخالف ہے تجارت کے، شریعت نے سود خواری سے باز رکھ کر زکوٰۃ کا حکم دیا ہے، تاکہ خواہ مخواہ لوگ تجارت کریں۔ تجارت میں علاوہ قومی نفع کے کہ تجارت کے ذریعہ سے قوم مالدار ہوتی ہے، شخصی نفع بھی ہے، یعنی سود سے اتنی دولت جمع نہیں ہوتی جتنی کہ تجارت سے جمع ہو سکتی ہے۔

دوم یہ کہ سود پر روپیہ دینا اگر مدیون کی خانگی ضرورت کے لیے ہے تو صریح مخالفت ہے، اور اگر مدیون کو تجارت کے لیے دیتا ہے، تو قمار بازی کی ترغیب دیتا ہے اور یہ دونوں صورتیں مذموم ہیں۔ سودی روپیہ سے تجارت کرنا ایک قسم کی قمار بازی ہے۔ اس کے متعلق میں خود ایک واقعہ درج کرتا ہوں، جسے میں نے اپنے ایک عزیز کو کچھ روپیہ تجارت کے لیے دیا۔ اُن عزیز نے دو تین برس میں اسکو دونا کر دیا۔ اور یہ کامیابی کی صورت تھی۔ مجکو خبر ہوئی تو میں نے صرف اتنا کہا کہ تجارت میں زکوٰۃ ضرور دی جائے اور سود کا کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ ورنہ بغیر ان دونوں باتوں کے تجارت میں برکت اور پائداری نہیں ہوتی۔ عربوں کی تجارت پشتہا پشت چلتی تھی۔ پانچ پانچ سو برس تک ان کی تجارت قائم رہتی تھی۔ مصر کے خاندانی تاجروں کی دولت کی نسبت سود خواروں نے لکھا ہے کہ بادشاہوں کو ان سے کوئی نسبت نہ تھی۔ اور آج کل کی یورپین تجارت تو اچھے ثبوت کا جال ہے، جو بڑی دیوالہ نکالا کرتا ہے۔ پونجی کچھ نہیں اور استقلال خدائی کا ذرا بھی ... دیوالہ نکلا۔ سنت و فرض کو ان لوگوں نے تجارت کے ساتھ ملا دیا ہے اس لیے پائداری ہے۔ اور جہاں کہیں نری تجارت ہے وہاں کچھ بھی قیام نہیں ہے۔ غرض کہ اس عزیز نے میری نصیحت پر کچھ بھی عمل نہیں کیا، اور نتیجہ یہ سامنے آیا۔ نقصان ہوا تو ایسا کہ اصل اور نفع سب کا سب جاتا رہا۔ خیریت ہوئی کہ کچھ گھر سے دینا نہیں پڑا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پانچ ہزار سے تجارت شروع ہوئی تھی، تیسرے برس دس ہزار ہو گئی۔ اور اس دس ہزار کا گھی علاقہ نیپال سے لیکر کلکتے روانہ کیا گیا۔ کلکتہ میں مال پہونچتے ہی ساڑھے نو ہزار نقد مل گئے۔ دونا ساڑھے نو ہزار کا مال بیچا گیا اور نو ہزار پھر مل گئے۔ غرضکہ اسی ایام میں ایک لاکھ کا گھی دو مہینے کے اندر کلکتے پہونچ گیا۔ اور نو ہزار سودی قرض اس مال کی ضمانت پر گویا تجارت کے نام پر آیا۔ اتفاق ایسے کہ گھی کا بازار روز بروز اترتا گیا، اور ادھر برسات آگئی۔ اور گھی خراب ہونے لگا۔ اب تک مجھے خبر نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ کارکن بدمزہ صاحب تھے۔ یہ حالت دیکھ کر میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہو جائے، نہیں تو گھر کی جائداد بھی نیلام ہو جا سکتی ہے۔ تمام حالات مجکو معلوم ہوئے تو مجکو بھی پریشانی ہوئی کہ جب گھی خراب ہو جائے گا تو ضرور ہے کہ ... ہزار میری ذات و جائداد سے وصول کیا جائے۔ میری جائداد سے نہیں اس شخص کی جائداد سے جسکے نام سے تجارت جاری تھی۔ بہرحال اب مجکو فکر ہوئی اور کسی طرح سے اس گھی کے بکنے کا بندوبست کیا۔ خیریت ہوئی کہ گھی کا بازار بڑھ گیا، اور گھی کسی طرح فروخت ہو گیا۔ اور صرف دس ہزار کا نقصان ہوا۔ اصل رقم اور تین سال کا نفع سب اس نقصان کی نذر ہوئی۔ نفع ہوتا تو لاکھوں کا ہوتا۔ نقصان ہوا تو وہ لاکھ کے پہنچنے سے ہوا۔ نفع میں ایک وہمی کام بن جانے کی امید تھی، اور نقصان میں یکدم سب کاروبار بگڑ گیا۔ اسوقت مجھے معلوم ہوا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آج کل کی تجارت بغیر سود کے نہیں چلتی، اسکا مطلب یہ ہے کہ آج کل کی تجارت قمار بازی ہے تجارت نہیں ہے۔ تجارت وہی ہے جو شریعت میں محکوم ہے کہ سود کا معاملہ نہ کیا جائے اور نہ قمار بازی کی صورت پیدا ہو، جتنی دولت ہو اسی کی مقدار سے تجارت کی جائے، اور تجارت میں بکری نقد ہو ادھار نہ ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ادھار بیچے بغیر تجارت نہیں چل سکتی، یہ غلط ہے۔ ادھار بیچنا بھی ایک قسم کی قمار بازی ہے۔ بجائے دو آنہ فی روپیہ نفع لینے کے تین آنے کے لالچ سے لوگ قرض دیتے ہیں۔ قرض وصول ہو گیا تو تین آنے ملے اور نہ وصول ہوا تو گئے۔ بجائے دو آنے کے پورے دو آنے قبول کیے جائیں اور تین آنے نہ منظور کیے جائیں تو تجارت میں پائداری ہوتی ہے۔ اسوقت دو آنے ملتے ہیں اور چار چھ مہینے میں آنے لیں گے یہ سود نہیں تو اور کیا ہے۔ غرضکہ سود کے معاملے سے شریعت نے روک کر انسانی ہمدردی اور اصول تجارت کا پورا اور سچا سبق مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

سوم یہ کہ سود لینے سے دلوں میں کمزوری اور طبیعتوں میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ بے محنت کمانے کو جی چاہتا ہے اور انسان کے لیے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کچھ محنت نہ کرنا پڑے اور کمانے کو مل جائے۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سود خوار بنئے ہندوستان کے نہایت مالدار اور پائدار ہوتے ہیں اور نہایت لطف سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل خلاف شرع عمل کرتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ بڑے تجارت کے سود خوار کم متمول ہوتے ہیں۔ سود اصل میں بڑے تاجروں سے مقابلہ کیا جائے تو سود خوار بنئے نہایت قلیل المقدار ثابت ہونگے۔ رہی ان کی ایمانداری، میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان کے دیگر پیشوں سے سود خوری اچھی ہے، اور اس لیے نسبتاً سود خوار پائدار بھی ہیں اور خوشحال بھی ہیں۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سود خوری تجارت سے اچھی ہے۔ ایک پیشہ ملازمت کا ہے۔ یہاں کی ملازمت میں رشوت کو اکثر عیب نہیں سمجھتے کتنے ملازم جو سیکڑوں روپیہ ماہانہ رشوت لیتے ہیں سود خوار کے گھر کا پانی نہیں پیتے۔ اور کہتے ہیں کہ سود خوار کے گھر کا پانی حرام ہے......

حق یہ کہ تجارت میں جھوٹ بولنے والے اور دغا دینے والے بھی سود خوار سے بدتر ہیں۔ مال یتیم کھانے والے دوسروں کی جائداد پر قبضہ ناجائز رکھکر تجارت کا پیشہ اختیار کرنے والے بھی سود خوار سے بدتر ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میری تحریر سود خواری کی ترغیب نہ دے۔ سود کھانا بُرا ہے اور ضرور برا ہے، لیکن اسوقت سود کھانے سے بھی زیادہ بُرے طور کسب معاش میں جاری ہیں، ان سے بھی اجتناب چاہیے، اور سود خوری سے بھی بچنا چاہیے، پھر اکل حلال میں وہ لطف آئے گا اور دولت اتنی جمع ہوگی کہ رکھنے کی جگہ نہ ہوگی۔ یہ خیال غلط ہے کہ

نئی کتابیں

(۱) الوسیلہ۔ شیخ ابن تیمیہؒ کے رسالہ الوسیلہ کا اُردو ترجمہ، از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی، ضخامت، علاوہ فہرست مضامین و دیباچہ مترجم ۲۶۳ صفحے۔ تقطیع بڑی۔ قیمت عہ

(۲) اصحاب صفہ۔ شیخ ابن تیمیہؒ کے رسالہ اصحاب صفہ کا اُردو ترجمہ، از مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی، ضخامت ۶۰ صفحے، تقطیع بڑی قیمت ۴ر

(۳) عروۃ الوثقیٰ۔ شیخ ابن تیمیہؒ کے رسالہ الواسطہ بین الخلق و الحق کا اُردو ترجمہ، از مولوی شیخ الدین احمد، ضخامت ۳۲ صفحے تقطیع بڑی قیمت ۲ر

(۴) سیرت ابن تیمیہؒ۔ از مولوی غلام رسول مہر بی اے، ایڈیٹر انقلاب، ضخامت ۲۲ صفحے۔ تقطیع بڑی۔ قیمت ۲ر

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اسلام کے اُن چیدہ اور نامور فرزندوں میں ہوئے ہیں، جن پر خود تاریخ اسلام کو فخر ہے۔ ساتویں صدی ہجری کے ربع اول میں انکا وجود ایک آفتاب تھا، جو ساری دنیائے اسلام پر چمکا، اور جس نے بہت سے مسائل کے چہرہ سے پردے اُٹھا دیئے۔ مذہب امام احمد بن حنبلؒ کے رکن رکین تھے۔ خدمت دین میں ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کیں، اور مسائل شریعت کی تحقیق و ترویج میں عمر صرف کر دی۔ مسلمانوں کی ایک جماعت اگرچہ انکی شدید مخالف و منکر رہی ہے، لیکن دوسری طرف ایک گروہ ایسا بھی ہے جو انھیں تمام مجددین کا سرتاج تسلیم کرتا ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں، کہ اگر دونوں جانب کے افراط و تفریط سے قطع نظر کر لی جائے، تو بھی امام موصوف کے ایک بلند پایہ و فاضل محقق ہونے سے انکار بہر حال نہیں ہو سکتا۔ اُردو زبان، بجز مولانا شبلی مرحوم کے ایک مضمون، اور مولانا ابوالکلام آزاد کے تذکرہ میں ضمنی تذکرہ آجانے کے، انکے خیالات و کارنامے سے ابتک گویا بالکل نامانوس تھی۔ اس بنا پر الہلال بک ایجنسی شیر انوالہ دروازہ لاہور یقیناً شکریہ و مبارکباد کی مستحق ہے، جسکی کوششوں سے شیخ موصوف کے تین مستقل رسالے اُردو میں منتقل ہو آئے، اور چوتھا رسالہ گویا بطور تعارف نامہ کے ہے۔

اِن تینوں رسالوں میں سب سے زیادہ اہم رسالہ الوسیلہ ہے جس میں مصنف نے توسل و وسیلہ کے تمام پہلوؤں پر، اپنے اصول و عقائد کے لحاظ سے جامع و مفصل بحث کی ہے، اور لفظ وسیلہ کا شرعی و لغوی مفہوم، دعا و شفاعت کی حقیقت، شرک کے اقسام، بدعت کی تعریف، زیارت قبور کی جائز و ناجائز صورتیں، اور اسی قسم کے تمام دوسرے مسائل پر کتاب اللہ، سنت رسولؐ، آثار صحابہؓ، و اقوال ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھکر اپنے خیالات کی دلچسپ توضیح فرمائی ہے۔ اصحاب صفہ والے رسالہ میں اُن بزرگ صحابیوں کے متعلق، ایک استفتاء کے جواب میں مفصل معلومات مہیا کر دیئے ہیں، اور ضمناً طریقۂ قلندری، زیارت قبور، رقص و سماع، اور مروجہ تصوف کے دوسرے عقیدوں یا دستوروں پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔ رسالہ عروۃ الوثقیٰ کو رسالہ الوسیلہ ہی کا ایک جزو اور تکملہ سمجھنا چاہیے۔ مسئلہ دعا، شفاعت، شرک خفی کے اقسام، وغیرہ اس میں بھی اسی قسم کی بحثیں موجود ہیں۔

شیخؒ، شریعت ظاہری کی پابندی میں غلو رکھتے تھے، آگے چلکر "عدم تقلید" کی جو شکل قائم ہوئی، مذہب اہل حدیث ایک جدید و مستقل فرقہ کی صورت میں قائم ہوا، اور ہندوستان میں مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ اور نجد میں شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی جو تحریکیں اٹھیں، ان سب کی بنیاد زیادہ تر امام موصوفؒ ہی کی تصانیف پر ہے۔ شیخؒ کے خیالات اس نظام کے جو عام طور پر صوفیت، اور خوش عقیدگی کے نام سے موسوم ہے، قطعاً دشمن ہیں۔ انکی تحریروں میں غلو اور افراط پسندی کی جھلک جا بجا نظر آتی ہے، اور بعض مقامات پر وہ مسئلہ کے مخالف پہلو پر تقریر کرتے ہیں، اُسکے موافق پہلوؤں کو یکسر نظر انداز فرما جاتے ہیں، بایں ہمہ ان کے فاضل اجل اور محقق ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا، اور جو شخص مسائل شریعت پر گہری نظر رکھنا چاہتا ہے، وہ بغیر اسکے کہ امام موصوفؒ کے تمام عقائد پر ایمان لے آئے یا انکے ہر جزئیہ کو مسلم سمجھ لے، بہتر ہوگا، کہ ایک بار امام موصوفؒ کے خیالات و عقائد، خود انھیں کی زبان سے سن ضرور لے۔ اس سے اپنی بصیرت میں یقیناً اضافہ پائے گا۔

جہاں تک زبان و طرز بیان کا تعلق ہے، مترجم حضرات کی صفائے بیان، اور تحریر کی شستگی و سلاست کی داد دل کھول کر دی جا سکتی ہے۔ شروع سے آخر تک ہر کتاب کی عبارت نہایت بے تکلف، سادہ اور رواں ہے، ترجمہ پن کی خشکی اور نامانوسیت کسی مقام پر بھی محسوس نہیں ہوتی۔ البتہ کہیں کہیں عربی الفاظ ایسے آگئے ہیں، جن کی تشریح اگر نوٹ میں کر دی جاتی تو ہر کتاب اور زیادہ عام فہم ہو جاتی، مثلاً "استرقاء" "حقیقت کونیہ" وغیرہ۔ کتابوں کے ملنے کا پتہ اوپر درج ہو چکا۔

(۵) حرمت سود۔ اردو رسالہ "جواز سود" از مولانا محمد عتیق فرنگی محلی۔ ضخامت ۸۰ صفحے۔ ملنے کا پتہ:- مطبع علیم رحیم، گورکھپور۔

ہمارے علماء، جزئیات کی بحث میں اس قدر اُلجھے ہوئے رہتے ہیں، کہ نہ انھیں فرصت پاتے ہیں، اور نہ اسکی ضرورت محسوس کرتے ہیں، کہ جن تحریکوں کی زد، اصول اسلام و کلیات شریعت پر پڑتی ہے، انکی جانب توجہ کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیل احمد صاحب نے جو پاکیے سے فتنۂ جواز سود کی جانب حضرات علماء نے اسکی کیا دھنی کہ جو تقاضائی توجہ بھی اب تک نہیں فرمائی ہے، جتنی وہ وہابی، بدعتی، سودی، شرعی تعلیم، عدم تقلید وغیرہ دوسرے مسائل پر صرف کرتے رہتے ہیں۔ فرنگی محل کے خاندان علماء میں مولوی محمد عتیق صاحب پہلے شخص ہیں، جنھوں نے اس فتنے کی اہمیت محسوس کرکے اسکے رد میں قلم اٹھایا ہے، اور انکی اس پہلی کوشش کا نتیجہ یہ پیش نظر رسالہ ہے۔ مولف صاحب ابھی بالکل نوعمر ہیں، اور تصنیفی دنیا میں شاید انکا یہ سب سے پہلا قدم ہے، اس لیے قدرۃً ان کی تحریر پختہ کاروں کے درجہ کی نہیں، خصوصاً مقدمہ اور نیز بعض دوسرے مقامات پر انھوں نے خواہ مخواہ حکومت برطانیہ کے فضائل کا جو بے محل ذکر چھیڑ دیا ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ لیکن اور حیثیتوں سے، نوعمر مصنف کی یہ پہلی کوشش ہر طرح حوصلہ افزائی کی مستحق ہے، کم از کم انھیں ایک نہایت اہم ضرورت کی نہایت اہمیت کا احساس تو ہوا، اور انھوں نے اس بحث پر قلم اٹھانا ضروری تو سمجھا۔ خدا انکے قلم میں برکت اور انکے ولولہ خدمت دین کو ترقی نصیب کرے۔ انکے قلم کا نقش ثانی انشاءاللہ اس نقش اول سے بہتر ہوگا۔

گشت ہندوروپیہ بازار ... نصف العین ... بسم اللہ الرحمن الرحیم ... جوبلی ... ماہ

مسلمانوں کے پڑھنے کی کتابیں

تصوف

یادگار دستگیر۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مشہور کتاب فتوح الغیب کا ترجمہ طالبین کو سیدھی راہ بتاتی ہے۔ قیمت
الفتح الربانی و الفیض الرحمانی۔ حضرت غوث پاک کے مواعظ کا ترجمہ جن سے ہزاروں لاکھوں مسلمان ہوگئے۔ قیمت
مرصاد العباد۔ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ نے سلوک و طریقت کے بیان میں لکھی۔ قیمت
سیر الاولیا۔ یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت سلطان المشائخ نظام الحق والدین چشتی قدس سرہ العزیز۔ قیمت
اکسیر ہدایت۔ امام غزالیؒ کی مشہور کتاب جو اسلام کی بتائی ہوئی سیدھی راہ بتاتی ہے۔ قیمت
عزیز القلوب۔ امام غزالیؒ کی وہ کتاب جس میں عبادات و اخلاق کے تمام شعبوں کا بیان اور سنت درج ہے۔ قیمت
ہشت بہشت۔ چشتی بزرگان طریقت کے ملفوظات جن کے مطالعہ سے نور ایمان حاصل ہوگا۔ قیمت
کشف المحجوب۔ حضرت شیخ مخدوم علی ہجویریؒ معروف بہ داتا گنج بخش کی مشہور کتاب۔ قیمت
مکتوبات مجدد الف ثانی۔ اسلام کی سچی اور پاکیزہ تعلیم چاہتے ہو تو ان خطوط کا مطالعہ کرو۔ قیمت
مقاصد السالکین۔ تصوف کی تعلیم کا اصلی مدعا اور فلاح دارین حاصل کرنے کے عملی طریقے۔ قیمت
تصوف اسلام۔ مولانا عبد الماجد ... جس میں کبار اولیا کی نقاب کشائی کرکے اسلامی تصوف کا عطر کھینچا ہے۔ قیمت
نفحات الانس۔ مولانا جامیؒ کا مشہور تذکرۂ اولیاء جس سے زیادہ کوئی مستند تذکرہ نہیں ہے۔ قیمت
تذکرۃ الاولیا۔ شیخ فرید الدین عطارؒ کا مشہور تذکرہ جس کے مطالعہ سے ہزاروں صاحب دل بنے۔ قیمت
حالات مشائخ نقشبندیہ۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر اولیا کے حالات و مقامات۔ قیمت
تذکرۂ اولیائے ہند۔ جس میں تمام سلسلوں کے ہندوستانی اولیائے کرام کے حالات و مقامات درج ہیں۔ قیمت
روضۃ القیومیہ (دو جلد) مجدد الف ثانی حضرت ... خواجہ محمد نقشبند ... کے حالات ...
کتاب الشفا۔ قاضی عیاضؒ کی مشہور کتاب جس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کس طرح ادا کرنا چاہئیں۔ قیمت

تاریخ

تاریخ ابن خلدون۔ علامہ ابن خلدون مغربی کی بے نظیر تاریخ کا ترجمہ ۱۱ جلدوں میں۔ قیمت
مقدمہ تاریخ ابن خلدون ۲ جلد ... قیمت
تاریخ اسلام۔ سید امیر علی صاحب نے سارے عہد اسلامی کی تاریخ کا عطر پیش کیا ہے۔ قیمت
تاریخ الحرمین۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات اور خانہ کعبہ، مسجد نبوی، حج و قربانی وغیرہ کی تاریخ۔ قیمت
تاریخ عرب۔ ملک عرب کا جغرافیہ، تاریخ، عرب قوم کا قدیم تمدن، ان کی عظیم الشان فتوحات، ترقیات و اختراعات۔ قیمت
حالات خراق عرب و عمان۔ وہ ملک جو اسلام کا اصلی گہوارہ ہیں اور جہاں تمام مقامات مقدسہ ہیں۔ قیمت
تاریخ ایران۔ ساسانیوں اور زردشتیوں سے لے کر عہد ملوک کی تاریخ جو مسلمانوں کے لئے ... قیمت
تاریخ مصر۔ مصر اب بھی ایک اسلامی حکومت ہے اور کبھی یہاں دار الخلافت تھا۔ قیمت
تاریخ مغرب۔ شمالی افریقہ میں اسلامی حکومت کی تاریخ کا ترجمہ ایک قلمی نسخہ سے کیا گیا ہے۔ قیمت
تاریخ مراکش و مغرب الاقصیٰ۔ شمالی افریقہ کی وہ اسلامی حکومتیں جہاں اس وقت امیر عبد الکریم برسر پیکار ہیں۔ قیمت
مسلمانان اندلس۔ اسپین میں مسلمانوں نے دنیا کے تمدن میں کیا اضافہ کیا؟ یہ اس کی اعلیٰ تاریخ ہے۔ قیمت
خلافت سوڈان۔ شمالی افریقہ کی مشہور اسلامی حکومت کے تاریخی حالات۔ قیمت
تاریخ ہندوستان (۱۰ جلد) عہد اسلامی کی مفصل تاریخ، خمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مرحوم۔ قیمت
نیرنگ افغان۔ ہندوستان کی ہمسایہ اسلامی سلطنت کی قومی و ملکی تاریخ۔ قیمت
حکومت اورنگ زیب۔ عالمگیر کے عہد کی سچی تاریخ مولفہ نواب مرزا یار جنگ ... حیدرآباد دکن۔ قیمت
اخبار الاندلس۔ اسپین کی ہشت صد سالہ اسلامی حکومت کی مستند تاریخ ضخیم جلدوں میں۔ قیمت
مورخین۔ ... مسلمانوں کے ... کا ... ہے

ملنے کا پتہ

الناظر کتب خانہ ... لکھنؤ

سیرۃ

سیرۃ ابن ہشام۔ سیرۃ رسول پر قدیم تصانیف میں سب سے مستند کتاب ہے۔ قیمت
اسوۂ حسنہ۔ سیرۃ رسول میں ... یہ کتاب بہترین کہی جاسکتی ہے۔ قیمت
نشر الطیب فی ذکر الحبیب۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی ... سیرۃ رسول۔ قیمت
اسلام۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی مترجم قرآن شریف لاجواب سیرۃ رسول جو بہت مقبول ہوئی۔ قیمت
سیرۃ النبی۔ مولانا شبلی کی مشہور تالیف۔ قیمت جلد اول ... سیرۃ جلد دوم ... جلد سوم ...
رحمۃ للعالمین (۲ جلد) قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی ... سیرۃ النبی ... قابل دید ...
اسوۂ صحابہ (۲ جلد) صحابہ کرام کے عقائد، عبادات، اخلاق و معاشرت اور علمی و عملی کارناموں کا قابل دید مرقع۔ قیمت
سیر الصحابیات۔ ازواج مطہرات و بنات طاہرات و دیگر صحابیات کے سوانح اور ان کے اخلاقی و علمی کارنامے۔ قیمت

سیرۃ عمر بن عبد العزیز	سیرۃ عثمان	نامور ...
سیرۃ امیری	... ذی النورین	جنید بغدادی
سیرۃ مصطفےٰ	ابو الحسنین	ذکر غوث پاک
سیرۃ رسول	سیرۃ ...	خواجہ معین الدین چشتی
ترک ... مصطفےٰ	سیرۃ عائشہ	الغزالی
تذکرۃ ...	سیرۃ حفصہ	سوانح مولانا روم
حضرت ...	ازواج النبی	المامون
رسول عربی	امت کی مائیں	المعتصم
سیرۃ ...	الزہرا	سلطنت ...
خاتم النبیین	خاتون جنت	ابو بکر
پیغمبر اعظم	بنات الرسول	سیرۃ عباس
ذکر مبارک	سیرۃ حسین	...
ذکرۂ ...	ابو ایوب انصاری	...
...	سیرۃ بلال	سیرۃ ...
سیرۃ الصدیق	...	سوانح ...
صدیق اکبر	خالد بن ولید	...
...	سیرۃ عمر بن ...	...
الفاروق	سیرۃ ...	...
سیرۃ الفاروق	سیرۃ ...	...